حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی

سربراہ ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ۔

محبّ گرامی منزلت زید لطفہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۴ر اکتوبر کل ۷ر نومبر کو ملا۔ عرصہ کے بعد آپ کا اسم گرامی اور رسالہ کا نام دیکھ کر مسرت ہوئی۔ آنکھیں ہمسایہ ملک کے دوستوں اور بزرگوں کے خطوط اور تحریروں کو ترس گئی تھیں اور کسی وقت خیال ہوتا تھا کہ شاید اب زندگی میں براہ راست خط و کتابت نہ ہو سکے گی، نہایت عدیم الفرصتی میں یہ دو سطریں رفع انتظار کیلئے لکھوا رہا ہوں۔

۱۔ دنیا کے مسلمانوں کو عموماً، اور اس تحتی براعظم کے مسلمانوں کو خصوصیت کے ساتھ پاکستان کے اس فیصلہ سے جو مسرت ہوئی، اسکو بہت طریقہ پر اس شعر کے ذریعہ ادا کیا جا سکتا ہے، جو ایک شاعر نے بیت المقدس کی فتح پر اپنے اس قصیدہ میں کہا تھا۔ جو صلاح الدین ایوبی کی خدمت میں پیش کیا تھا ۔

هذا الذی کانت الایام منتظر فلیوف لله اقوام بما نذروا

(ترجمہ) یہ وہ مبارک موقع ہے جس کا زمانہ عرصہ دراز سے منتظر تھا، اب لوگ اپنی وہ منتیں پوری کریں جو انہوں نے اس وقت کیلئے مان رکھی تھیں۔

اس ایک فیصلہ نے افہام و تفہیم اور اطمینانِ قلب کی وہ خدمت انجام دی، جو علمار کی سینکڑوں تصنیفات اور ہزاروں تقریریں نہ انجام دے سکتیں، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسلام اور تبلیغِ اسلام کے نام سے "احمدیت" کی تبلیغ کا جو کام کیا جاتا تھا، وہ بے اثر اور بے بنیاد ہو گیا۔

۲۔ اس فیصلہ کی اثر انگیزی اور انقلاب آفرینی کے باوجود علمار کی ذمہ داری کم نہیں ہوئی، بلکہ بڑھ گئی۔ مسئلہ کا فیصلہ اگرچہ حکومتی اور انتظامی سطح پر ہو گیا۔ لیکن علمی اور فکری سطح پر بھی اسکو مختتم کرنے کیلئے ختمِ نبوت کے موضوع پر بلند پایہ اور یقین آفرین سنجیدہ اور محققانہ کتابوں اور مضامین کی ضرورت ہے۔ کم سے کم عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں اور بڑی قابلِ قدر اور فاضلانہ کتابوں کی موجودگی میں جو اسوقت تک تصنیف ہوئی ہیں، اب بھی اسکی ضرورت ہے۔

حضرت والد ماجد کی خدمت میں سلام کہیئے، اور دعا کی درخواست کیجیئے۔

(۸ر نومبر ۷۴ء)